بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

ذوالحج ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | ہفتہ ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۰۴ ہجری ۲۳ احسان ۱۳۶۳ ہش ۲۳ جون ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۴۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ احسان/جون۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

"عام طبیعت پہلے سے بہتر ہے تاہم کمزوری بہت ہے"

احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین!

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ:

لیلۃ القدر میں لاکھوں کروڑوں ملائکہ کا نزول ہوتا ہے جو دلوں کو نیکی کی طرف کھینچتے ہیں:

اس کا ایک مقصد انسان کا ایک وقت اصفیٰ بھی ہے یعنی جب انسان خدا کے زیادہ قریب ہو:

"قرآن شریف میں جو لیلۃ القدر کا ذکر آیا ہے کہ وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ یہاں لیلۃ القدر کے تین معنی ہیں۔ اوّل تو یہ کہ رمضان میں ایک رات لیلۃ القدر کی ہوتی ہے۔ دوم یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی ایک لیلۃ القدر تھا یعنی سخت جہالت اور بے ایمانی کی تاریکی کے وہ زمانہ میں آیا جبکہ ملائکہ کا نزول ہوا کیونکہ نبی دنیا میں اکیلا نہیں آتا بلکہ وہ بادشاہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ لاکھوں کروڑوں ملائکہ کا لشکر ہوتا ہے۔ وہ ملائک اپنے اپنے کام میں لگ جاتے ہیں اور لوگوں کے دلوں کو نیکی کی طرف کھینچتے ہیں۔ سوم لیلۃ القدر انسان کے لئے اس کا وقتِ اصفیٰ ہے۔ تمام وقت یکساں نہیں ہوتے بعض وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عائشہؓ کو کہتے ہیں کہ ارحنا یا عائشۃ یعنی اے عائشہؓ مجھ کو راحت و خوشی پہنچا اور بعض وقت آپؐ بالکل دعا میں مصروف ہوتے جیسا کہ سعدیؒ نے کہا ہے:۔

"وقتِ چنیں بود کہ بجبرئیل و میکائیل پرداختے و دیگر وقت با حفصہؓ و زینبؓ درساختے۔"

جتنا جتنا انسان خدا کے قریب آتا ہے۔ یہ وقت اسے زیادہ میسر آتا ہے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۳۶)

خدا تعالیٰ کی محبت کا عملی ثبوت دو!

"اصل توحید کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالےٰ کی محبت سے پورا حصہ لو۔ اور یہ محبت ثابت نہیں ہو سکتی۔ جب تک عملی حصہ میں کامل نہ ہو۔ نری زبان سے ثابت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی مصری کا نام لیتا رہے تو کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ شیریں کام ہو جاوے یا اگر زبان سے کسی کی دوستی کا اعتراف اور اقرار کرے۔ مگر مصیبت اور وقت پڑنے پر اس کی امداد اور دستگیری سے پہلوتہی کرے تو وہ دوست صادق نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی طرح پر اگر خدا تعالیٰ کی توحید کا نرا زبانی ہی اقرار ہو اور اس کے ساتھ محبت کا بھی زبانی ہی اقرار موجود ہو تو کچھ فائدہ نہیں بلکہ یہ حصہ زبانی اقرار کی بجائے عملی حصہ کو زیادہ چاہتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۸-۱۸۹)

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ

۲۸ جون ـــــ مالی سال رواں کی آخری تاریخ: ناظر بیت المال (آمد)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۳ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

۲۳ احسان ۱۳۶۳ ہش

حقیقتِ ایمان اور اسے پانے کا طریق

اللہ تعالیٰ کا اتنا ہی منشا نہیں ہے کہ لوگ اُس کی ہستی پر ایمان لاکر اسے واحد اور لاشریک تسلیم کریں بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ وہ اس کی ذات اور صفات کی معرفت حاصل کرکے اُس سے زندہ تعلق قائم کریں اور بس اُسی کے ہو رہیں اور دین و دنیا کے ہر کام میں اس سے اس کی مدد کے طالب ہوکر اور نتیجۃً اُس کی نصرت اور فضل کے مورد بن کر قربِ الٰہی میں ترقی کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ اس کی جناب میں ایسا مقام حاصل کرلیں کہ وہ بھی ان سے محبت کرنے لگے۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ جتنے بھی مامور دنیا میں مبعوث ہوئے انہوں نے لوگوں کو یہی مژدہ تہیں سنایا کہ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (النحل آیت ۲۳) یعنی یہ کہ اے لوگو تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے بلکہ انہوں نے لوگوں کو اُس کی ذات اور صفات کی معرفت عطا کرکے اور اس کے حُسن اور احسان سے انہیں آگاہ کرکے انہیں نصیحت کی کہ وہ اس قادر و عزیز اور محسن خدا کی عبادت کرکے اور نیک اعمال بجالاکر لقائے الٰہی کا مرتبہ حاصل کریں۔ اسی لئے ساتھ ہی ان کی پکار یہ ہوتی تھی:۔

اِنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝ (الکہف آیت ۱۱۱)

ترجمہ:۔ تمہارا معبود (ایک ہی حقیقی معبود ہے۔ پس جو شخص اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ نیک (اور مناسب حال) اعمال بجالائے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

پھر مامورین الٰہی نے صرف یہی نہیں کہا کہ اے لوگو! اگر تم خدا سے ملنا چاہتے ہو تو نیک اور مناسب حال اعمال بجالاؤ اور خدائے واحد کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرو بلکہ انہیں ہدایت کی کہ خدا تو ایسی شفیق اور محسن ہستی ہے کہ تمہیں چاہیئے کہ تم اس کی محبت میں سرشار ہوکر اس کی طرف دیوانہ وار دوڑو اور اسکی ملاقات سے مشرف ہو۔ اسی لئے ان کی پکار یہ بھی ہوتی تھی:۔

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ (الذّٰریٰت آیت ۵۱)

ترجمہ:۔ پس (چاہیئے کہ) تم اللہ کی طرف دوڑو۔

الغرض لوگوں میں عشقِ الٰہی کی یہ کیفیت پیدا کرنا ہی جملہ مامورین الٰہی کا اصل مشن ہوتا تھا اور وہ اپنے اس مشن کو پورا کرکے رہتے تھے اور یہی وہ انقلاب عظیم ہے جو ان کے ذریعہ بار بار دنیا میں رونما ہوتا تھا۔ عشق کی یہ کیفیت انسان میں پیدا نہیں ہوتی جب تک کہ اعلیٰ درجہ کا اخلاص اس کے دل میں گھر نہ کرے اور وہ خالصۃً اللہ ہی کا نہ ہوجائے اور کامل توکل اس کے اندر پیدا نہ ہو۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایمان کی حقیقت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

والعبد لا یبلغ حقیقۃ الایمان من غیر ان یفہم حقیقۃ الاخلاص ویقوم علیہا۔ ولا یکون مخلصًا وعندہ علی وجہ الارض شیٔ یتکأ علیہ او یخافہ او یحسبہ من الناصرین ولا یتجو احد من غوائل النفس وشرورہا اِلّا بعد ان یتقبلہ اللہ باخلاصہ ویعصمہ بفضلہ وحولہ وقوتہ ویذیقہ من شراب الروحانیین لانّہا خبیثۃ وقد انتہت الی غایۃ الخبث وصارت منشأ الاھویۃ المضلۃ الردیۃ۔ فعلم اللہ تعالیٰ عبادہ ان یفروا الیہ بالدعاء

(باقی صفحہ ۷ پر)

تمہارے لئے استجابت کے در وا

"بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی"
نہیں جاتی بن اس کے دل کی گرانی
جبینیں پہ انوارِ سجدہ ۔ منوّر
یہ ہے بندگانِ خدا کی نشانی
اُسی در پہ، ہاں ہاں اُسی آستاں پر
جھکاؤ! جو گردن ہے تم کو جھکانی
اگر کوہِ غم تم پہ ٹوٹا تو کیا غم
رہِ عشق میں تھی یہ نوبت بھی آنی
گھڑی جب کٹھن زندگانی میں آئے
تو سمجھو کہ یہ دَور ہے امتحانی
کُچل دیں تمہیں پیس کر تم کو رکھ دیں
حوادث نے جی میں یہی گر ہے ٹھانی
تو سمجھو کہ حق آزماتا ہے تم کو
بصد اعتماد و بہ صد مہربانی
علامت یہ محمود اُس کی عطا کی
یہ ہے اُس کے لطف و کرم کی نشانی
تمہارے لئے استجابت کے در وا
تمہارے یہاں یہ روایت پُرانی
جُھکو پیشِ ربِ توانا و برتر
وہی تو ہے درمانِ دردِ نہانی
پکارو اُسے شب کی تاریکیوں میں
کہ ایسے میں ہے بس وہی یارِ جانی
بہاؤ یہ شب آنکھ سے آبِ صافی
"بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی"

(مرزا محمود احمد دارالصدر غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا

آخری سفرِ اسلام آباد اور آخری علالت

(قسط آخر)

حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ حرم حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ربوہ

ربوہ میں حضور دہی کا استعمال باقاعدگی سے دونوں کھانوں پر کیا کرتے تھے۔ لیکن اسلام آباد جاکر یہ عادت چھوٹ جاتی کیونکہ وہ دہی آپ کو پسند نہ آتا تھا۔ علالت کے دوران آپ کو GLOSSITIS کی شکایت بھی پیدا ہوگئی۔ میں نے ڈاکٹر مبشر صاحب کو بتایا تو انہوں نے کہا کہ دہی کھانے میں دیں۔ لیکن میری پوری کوشش کے باوجود حضور وہ نہ لیتے کیونکہ اس کا ذائقہ انہیں پسند نہ آتا تھا۔ بھینس کا خالص دودھ بھی منگوایا جاتا لیکن بات نہ بنتی۔ ربوہ سے اپنی بھینسوں کا دودھ منگوانے کے لئے حضور نے فرمایا کہ روز آدمی وہاں سے لے آیا کرے۔ فرمایا خراب ہونے سے بچانے کے لئے ایسے کرو کہ دودھ ابال کر اس میں سونٹھ کا ایک ٹکڑا ڈالو اور پھر یہاں لاکر وہ ٹکڑا نکال کر دوبارہ دودھ ابال لو۔ میں نے کہا کہ اپنی بھینس یہاں منگوا لیتے ہیں۔ مگر آپ فرمانے لگے کہ اسے یہاں سنبھالے گا کون؟ میں نے عرض کیا کہ آدمی بھی ساتھ آجائے۔ تو فرمایا کہ پھر پیچھے جو جانور ہیں انہیں کون سنبھالے گا؟ میں خاموش ہوگئی۔

کھانے کے معاملے میں انتہائی احتیاط سے کام لیتے اور کوئی چیز بھی ڈاکٹر کے مشورہ کے بغیر نہ لیتے۔ ایک دن کھانے پر مجھ سے فرمایا کہ سوپ میں چار قطرے SOYA SAUCE کے بھی ڈال دو۔ جب میں ڈال رہی تھی تو مجھ سے فرمانے لگے اس سے تم نے کیا سبق سیکھا؟ پھر خود ہی فرمایا "ALWAYS BE PRECISE" (کہ ہمیشہ بہت محتاط رہو)۔

ایک روز کھانے پر مچھلی کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ ناروے کی ٹونا ہے اور پھر مسکرا کر فرمانے لگے کہ دیکھو جنرل نالج ایسا ہونا چاہیئے۔

حضور کو عادت تھی کہ ہر کھانے کے بعد برش کرتے مصنوعی دانت میں خود صاف کرتی تھی۔ بیماری میں بھی باوجود کمزوری کے آپ اپنے دانتوں میں خلال فرماتے اور برش کرتے عام طور پر فارہنس اور میکلینس کے ٹوتھ پیسٹ استعمال کرتے۔ ان دنوں میں فرمایا کہ کولی نوس CLOVE OIL جس میں CLOVE OIL ہو وہ منگواؤ۔ لیکن باوجود بار بار پتہ کرنے کے وہ نہ مل سکا۔ اس لئے آپ فارہنس ہی استعمال فرماتے رہے۔ اس کے بعد لسٹرین والے پانی سے کلی فرماتے۔

آخری روز کی بات ہے آپ دوپہر کے کھانے کے بعد خلال فرما رہے تھے۔ دانتوں پر پان کے پرانے نشان دیکھ کر میں نے پوچھا کہ آپ پان کھایا کرتے تھے۔ فرمایا! "ہاں! اور میری قوت ارادی دیکھو کہ ایک دن ارادہ کیا کہ نہیں کھانا اور اس کے بعد آج تک نہیں کھایا۔

کچھ تو ویسے بھی مجھے عادت ہے کہ اگر کام کروں تو تیزی سے کرتی ہوں اور جب میں حضور کا اس بیماری میں کام کرتی، خاص طور پر برش یا ٹائلٹ وغیرہ کرواتے وقت تو میں زیادہ تیزی سے کرتی کیونکہ مجھے اس بات کی گھبراہٹ ہوتی تھی کہ آپ کے لئے کمزوری کے باعث بیٹھنا مشکل ہے اور جلد ہی حضور تھک بھی جاتے تھے۔

لیکن میرے برعکس حضور کی عادت انتہائی سکون اور تحمل سے کام کرنے کی تھی۔ شروع میں جب مجھے یوں تیزی سے کام کرتے دیکھا تو حیران بھی ہوئے اور خوش بھی۔ مگر میرے خیال میں کسی بات سے شائد گھبراہٹ بھی ہوئی۔ فرمانے لگے "جلد باز بہت ہو تم" لیکن ساتھ ہی فرمایا "ویسے تیزی اچھی بھی ہوتی ہے۔"

پہلی دفعہ جب ہم ۱۷ اپریل کو اسلام آباد گئے تو ۲۴ اپریل کو بھورن مکرم رانا رفیق صاحب کی دعوت پر بھی گئے۔ وہاں حضور نے دوپہر کے کھانے کے بعد مجھ سے فرمایا کہ تمہارا دل چاہ رہا ہوگا کہ اب گرم بستر میں گھس کر سو جاؤ (وہاں ٹھنڈ کافی تھی) لیکن نہیں چلو باہر اور نظارے دیکھو۔ باہر لان میں تشریف لائے تو آپ نے میری بہت سی تصویریں لیں۔ آخر پر میں نے کہا کہ میں بھی آپ کی تصویر لیتی ہوں اور میں نے بھی آپ کی دو تصاویر کھینچیں۔ ایک کے لئے خود فوکس کر کے کیمرہ دیا اور کھنچوائی۔ میں نے کہا مجھے قریب سے تصویر لینے کا شوق ہے۔ تو پھر آپ نے ایک اور تصویر قریب آکر بھی کھنچوائی (حلفے کے لئے فلم انگلستان بھجوادی۔ اور تصویریں پاکستان بھجوانے سے منع کر دیا کہ ہم خود جو آرہے ہیں۔ لیکن جب آپ بیمار ہوئے تو فرمایا کہ حمید (میرے بھائی) سے کہو کہ میری تصویریں بھجوا دے چنانچہ انہیں فون پر کہہ دیا۔ وہ مجھ سے کہنے لگے کہ میں واقعی حضور کی فوٹو گرافی اور کیمرے کو مان گیا ہوں (حضور LEICA-M3 کیمرہ استعمال فرماتے تھے اور وہ آپ کو بہت پسند تھا) میں نے آکر حضور کو یہ بات بتائی اور یہ بھی بتایا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ تم پہچانی نہیں جارہی اتنی اچھی تصویریں آئی ہیں۔ ہنس کر فرمانے لگے۔ "اسے کہو کہ ہاں یہ نہیں پہچانا جارہا کہ حمید کی بہن ہے۔" اور پھر آپ ان تصویروں کا بہت انتظار کرتے رہے۔ بار بار کہتے کہ تصویریں کب آئیں گی۔ فرمانے لگے ۲۲ تصویریں میری ہیں اور ۲ تمہاری۔ پھر مجھ سے کہا کہ جب تم باہر بیٹھے ہوئے لوگوں کو (کمرے سے باہر لاؤنج میں بیٹھے ہوئے افراد خاندان) کو یہ تصویریں دکھاؤ گی تو کہنا کہ "مجھے ان تصویروں پر فخر نہیں ان کے کھینچنے والے پر فخر ہے۔" اور پھر آخری شام یعنی منگل کے روز تو آپ کو شدید انتظار تھا۔ میں کہوں کہ اتنی جلدی نہیں پہنچ سکتیں۔ جلد سے جلد بھی آئیں تو جمعرات کو آئیں گی۔ لیکن آپ نے بار بار مجھ سے کہا کہ تصویریں کیوں نہیں آئیں۔ انہیں آج پہنچنا چاہیئے تھا۔ شام کو فرمایا جاؤ ایاز کو فون کرو اور پوچھو۔ میں نے کہا کہ ابھی دوپہر کو تو وہ آئے تھے اگر آئی ہوتیں تو ضرور لے آتے۔ لیکن آپ نے مجھ سے پھر فون کروایا۔ افسوس، کہ وہ تصاویر حضور کی وفات کے بعد ہی ملیں۔ اس وقت تو میں یہی سمجھی کہ بیماری کی وجہ سے آپ ایسے کر رہے ہیں لیکن بعد میں سمجھ آئی کہ انہیں معلوم تھا کہ آج آخری روز ہے۔

بیت بشارت کی تقریب افتتاح میں شامل نہ ہو سکنے کا دکھ

ڈاکٹری ہدایت کے مطابق آپ کو ایک سال کے لئے ہوائی جہاز میں سفر کرنے سے منع کر دیا گیا تھا۔ بیت بشارت سپین کے افتتاح میں شامل نہ ہو سکنے کا انتہائی دکھ تھا۔ مجھ سے فرمانے لگے کہ "ڈاکٹر نے سفر سے منع کر دیا ہے کیا کیا خواب دیکھے تھے ہم نے۔ خواب ہی تھے نا سارے؟" میں نے کہا "پھر کیا ہوا؟ پورے ہو جائیں گے انشاء اللہ۔" فرمایا "ہاں انشاء اللہ" پھر ایک روز فرمایا (نقاہت بھی اس وقت کمرے میں تھے) کہ میں سوچ رہا تھا کہ افتتاح تو انشاء اللہ اپنے وقت پر ہوگا۔ میں نے سوچا ہے کہ پانچ افراد کو جماعت کی طرف سے بطور نمائندہ اس میں بھجواؤں گا۔ پاکستان سے مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم امریکہ سے برادر مظفر صاحب اور افریقہ سے امیر وہاب صاحب باقی دو افراد کے نام مجھے یاد نہیں رہے۔

خیالِ خاطرِ احباب

دوسرے کے جذبات کو معمولی ٹھیس بھی پہنچ جاتی تو آپ کو اس بات کی بہت تکلیف ہوتی اس دفعہ ہمارے اسلام آباد پہنچتے ہی عثمان کو زکام ہوگیا۔ اس کی طبیعت کافی خراب تھی آپ نے اسے اپنے کمرے میں بلوالیا اور وہاں اسلام آباد میں آپ اپنی ہومیو پیتھک دوائیاں اپنی سائیڈ ٹیبل کے دراز میں رکھا کرتے تھے کوئی دوائی مانگی میں نے دراز میں سے دی، لیکن وہ صحیح نہ تھی۔ ذرا سی سخت آواز میں فرمایا "ٹھہرو میں خود لیتا ہوں" اس وقت عزیزہ حسبی اور عزیزہ نائزہ بھی کمرے میں موجود تھیں۔ میری عادت تھی کہ میں معمولی سی ڈانٹ بھی برداشت نہ کر سکتی تھی۔ (میری اس کمزوری کا میرے بھائی نے حضور کو شادی سے پہلے ہی بتا دیا تھا) چنانچہ جب وہ دونوں کمرے سے باہر گئیں تو میرا ضبط ختم ہوگیا۔ میں روتی بھی جاؤں اور یہ بھی کہا کہ آپ نے مجھے ان دونوں کے سامنے کیوں ڈانٹا (حالانکہ اب خیال آتا ہے کہ ڈانٹ تو نہ تھی بس ذرا سی آواز میں جھلاہٹ تھی) اس پر آپ مجھے بہت دیر تک پیار سے سمجھاتے رہے اور فرمایا کہ آؤ میں تمہیں بتاؤں میرے دل میں تمہاری کن کن باتوں کی وجہ سے قدر ہے اور اس بات کا بدلہ لینے کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے فرمایا کہ تم ایسا کرنا کہ میں حسبی کے سامنے تمہیں کوئی کام کہوں گا اور تم مجھے صاف جواب دے دینا کہ میں نے نہیں کرنا، خود ہی اپنا کام کریں۔ پھر فرمانے لگے مجھے اپنا کام کرنے کی خود عادت تھی۔ ایسے ہی میں تمہیں زیادہ کام کہنے لگ گیا ہوں۔ ان باتوں سے غصہ تو درکنار ہمیں الٹی شرمندہ ہوگئی۔ لیکن ان کی علالت میں تو مجھے کسی بات کی پرواہ ہی نہ رہی۔ خیال ہی نہ تھا کہ آواز میں سختی ہے یا نرمی۔ لیکن حضور کو اس بات کا اپنی علالت میں بھی حد سے زیادہ احساس تھا وفات سے ایک روز قبل دوپہر کے کھانے کے وقت مجھ سے فرمایا "تم مجھ سے بہت پیار کرتی ہو۔" میں نے کہا جی"۔ "میں بھی تم سے بہت پیار کرتا ہوں۔" میں نے جواب دیا "جی"۔ فرمایا "پھر یہ جو میری آواز میں سختی آجاتی ہے اسے میری بیماری کا حصہ سمجھو۔" باوجود کوشش کے بھی مجھے کوئی سخت بات یاد نہیں آرہی، صرف ایک دن میں دہی کھلانا چاہ رہی تھی تو فرمایا کہ "تم سمجھتی ہو کہ میں زبردستی کھالوں گا، نہیں کھاؤں گا۔" اور ایک روز دوپہر کے کھانے کے لئے کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ کھانے کی ٹرالی آچکی تھی۔ حضور کے بال بکھرے ہوئے تھے میں نے کہا کنگھی کردوں۔ حضور کے سر میں خشکی تھی تھوڑی سختی سے فرمایا کہ نہیں کھانے میں ساری خشکی گراؤ گی بس اس کے علاوہ اور کچھ سختی نہ تھی۔ لیکن پھر بھی اتنا احساس۔ کنگھی سے خیال آیا۔ حضورؒ کے سر کے بال بہت نرم اور ملائم تھے۔ ایک دفعہ میں نے کہا کہ آپ کے بال بہت نرم ہیں۔ فرمایا! ہاں میں چنبیلی کا تیل جو لگاتا ہوں۔ (حضور اپنے بالوں میں چنبیلی کا تیل استعمال فرمایا کرتے تھے۔ مجھے حضورؒ کے نفاست سے کنگھی کیئے ہوئے بال بہت اچھے لگتے تھے۔)

علالت کی دوسری رات ربوہ سے ڈاکٹر مبشر احمد صاحب بھی آگئے۔ اسی شام جنرل شوکت کراچی سے تشریف لائے۔ اور اگلے روز واپس چلے گئے اور پھر ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب ربوہ سے، ڈاکٹر جینکنز JANKINS انگلستان سے اور ڈاکٹر شاہد صاحب امریکہ سے تشریف لائے۔ ڈاکٹروں کی اس ٹیم نے حضورؒ کی اس علالت میں ان کی تیمارداری اور علاج کیا۔

ڈاکٹر جینکنز

ڈاکٹر جینکنز کا قیام غالباً تین روز تک رہا اور پھر وہ واپس چلے گئے۔ باقی تمام ڈاکٹر آخر وقت تک وہیں رہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء ڈاکٹر جینکنز نے ساتھ گفتگو کرکے حضورؒ نے بہت لطف اٹھایا۔ ان میں آپ کو ایک انگریز کا مخصوص کردار نظر آیا۔ ان ہی دنوں فاک لینڈ کے جزائر میں لڑائی ہو رہی تھی۔ حضورؒ نے پہلے ہی فرمادیا تھا کہ "انگریز سوئے ہوئے شیر کی طرح ہے" اور یہ بھی کہ فاک لینڈ میں اسی کی فتح ہوگی۔ ڈاکٹر جینکنز کیمبرج کے پڑھے ہوئے تھے اور حضورؒ آکسفورڈ کے تعلیم یافتہ تھے ان دونوں تعلیمی درسگاہوں کا ہمیشہ سے آپس میں خوب لگتی آئی ہے۔ حضورؒ ان سے گفتگو کرنے کے بعد مجھ سے مسکراتے ہوئے فرمانے لگے کہ تم نے دیکھا کہ جب میں نے آکسفورڈ کا ذکر کیا تھا تو وہ کہہ رہے تھے کہ ہاں آکسفورڈ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ حضورؒ اس سے کافی محظوظ ہوئے۔

ڈاکٹر جینکنز نے حضورؒ سے ان کی بیماری کے متعلق تفصیل سے گفتگو کی اور انہیں بتایا کہ آپ کو بڑا ہارٹ اٹیک (MAJOR HEART ATTACK) ہوا ہے۔ ابھی تک مجھ میں یہ حوصلہ نہ تھا کہ میں حضورؒ کو صاف یہ بتا دیتی اور نہ ہی کسی اور ڈاکٹر نے حضورؒ کو بتایا تھا۔ مجھے گھبراہٹ تھی کہ کہیں حضور اس بات کا طبیعت پر بہت زیادہ اثر نہ لیں۔ لیکن آپ نے کمال حوصلہ اور بشاشت کے ساتھ اسے قبول کیا اور بالکل کسی گھبراہٹ کا اظہار نہ فرمایا۔

انگلستان جانے سے پہلے انہوں نے حضورؒ کے لیئے اگلے تین چار ماہ تک کا پروگرام لکھ کر دے دیا۔ پہلے تو حضورؒ نے خود دو تین بار ذکر فرمایا کہ مجھے وہ سارا شیڈول منگوا کر پڑھ کر سناؤ۔ لیکن جب آخری روز میں نے ان سے کہا کہ میں نے وہ پڑھ لیا ہے۔ کیا آپ کو بھی سناؤں! تو آپ نے فرمایا نہیں رہنے دو، اور اسکی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ مجھے یہ بات اس وقت عجیب لگی کہ پہلے تو آپ نے خود اصرار کرکے اسے منگوایا تھا۔ لیکن اب اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دے رہے۔ بلکہ ایک طرح کی اس سے بیزاری کا تاثر تھا چہرے پر۔

حضورؒ کو اپنے لیئے آئے ہوئے ہر دوسرے مہمان کی طرح، اپنی خاطر آئے ہوئے ڈاکٹروں کا بھی بے حد خیال تھا۔ ان ہی انگریز ڈاکٹر صاحب کے متعلق مرزا فرید احمد صاحب جو کہ انہیں ENTER-TAIN کر رہے تھے پوری دلچسپی سے رپورٹ لی اور اپنی طرف سے انہیں تحائف بھی دینے کے لیئے فرمایا۔ حضورؒ خاص روٹی جو کہ پانچ مختلف اناجوں کو ملا کر بنائی جاتی تھی، استعمال فرمایا کرتے تھے۔ آخری رات کے کھانے پر آپ نے اپنی وہ روٹی ڈاکٹر شاہد صاحب کے لیئے بھجوائی جسے تبرکاً سب ڈاکٹروں نے کھایا۔

اکرام ضیف

آپ کی عیادت کے لیئے آئے ہوئے مہمانوں کا آپ کو حد درجہ خیال رہتا تھا۔ لقمان کھانے کا انتظام کیا کرتے تھے۔ ان سے بار بار پوچھا کہ مہمانوں کو کھانا ٹھیک مل رہا ہے۔ اور اس بات کی بہت فکر فرماتے، کئی دفعہ مجھ سے فرماتے کہ جاؤ جاکر دیکھ کر آؤ میرے مہمان کیا کر رہے ہیں اور پھر آپ ہر آنے والے مہمان اور فون کالز کے متعلق بھی خود دریافت فرماتے۔ اگرچہ ان دنوں حضورؒ سے آنے والے تمام مہمانوں کی ملاقات تو ممکن نہ تھی لیکن آپ کے دل میں ان کی بے حد قدر تھی۔ اور ہر ایک محبت سے آنے والے کی خبر آپ کو مل جاتی، بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ آپ خود ان کی خبر پوچھ لیتے تھے۔

بچوں کا بھی انتہائی خیال، نوکروں کا بھی خیال، غرض یہ کہ ہر کسی کا اس علالت میں بھی بہت خیال تھا۔ ایک روز سب بچوں کو اپنے پاس بلوایا، ان سے باتیں کیں اور پھر لقمان کو تاکید کی کہ انہیں آئس کریم اور کوک وغیرہ پلوا کر لاؤ۔ اپنے پوتے عثمان سے بہت زیادہ پیار تھا۔ ایک دن باہر لاؤنج میں اس کی کلکاریوں کی آواز آرہی تھی خوش ہوکر مجھے بھی اس کی طرف متوجہ کروایا اور مسکراتے رہے اسے خاص طور پر اپنے کمرے میں بلواتے اور پیار کرتے۔

وفات سے ۳ یا ۴ روز پہلے اسے ۳۰۰ روپے دیئے اور فرمایا کہ کل تمہیں ۲۰۰ روپے دوں گا اور پھر پرسوں ایک سو اور پھر شاید ۵۰ روپے کا بھی فرمایا یہ مجھے صحیح یاد نہیں رہا اور پھر خاموش رہے۔

حضورؒ میں میں نے ایک بات یہ بھی دیکھی کہ آپ میرا بے حد خیال فرماتے لیکن اس میں ظاہر داری نہ ہوتی۔ ہمیشہ دوسروں کو بھی میرا خیال رکھنے کے لیئے فرماتے، لیکن میرے سامنے نہیں میری پسند اور ضروریات کی چیزیں خود بخود کمرے میں آجاتیں اور مجھے حیرت ہوتی کہ دوسروں کو کیسے پتہ چلا؟ کیونکہ بیماری کی اتنی شدت میں تو میرا وہم بھی نہ تھا کہ حضورؒ اس وقت بھی میری پسند، ناپسند کا اتنا خیال فرما رہے ہوں گے۔ لیکن بعد میں پتہ چلا کہ وہ سب حضورؒ کے ارشاد پر ہی ہوتا۔ ایک شام چائے پر آئے ہوئے تھے سنیکس میں اسی غرض سے چکھ رہی تھی کہ جو زیادہ اچھا ہو وہ حضورؒ کو دوں۔ ان میں سے ایک مجھے بہت پسند آیا۔ اگلے دن کمرے میں جو میرے لیئے چیزیں رکھی گئیں ان میں وہ بھی تھا۔ میں حیران ہوئی کہ اس وقت تو اور کوئی بھی میرے کمرے میں نہ تھا۔ کسی کو کیسے خبر ہوئی؟ اسی طرح مجھے تربوز اور چینی کھانا پسند تھا۔ وہ بھی مجھے پتہ لگے بغیر ہی حضورؒ نے خود کہہ کر منگوالیا۔ ان دنوں میں میں پوری پوری رات جاگتی تھی۔ نیند کا احساس ہی نہ تھا۔ لیکن حضورؒ کو اس بات کی بہت زیادہ فکر تھی، اور آپ بار بار میرے سونے کا خیال رکھنے کے لیئے فرماتے رہے۔ کھانا ٹھیک طرح سے کھانے کی مجھے تاکید کی اور فرمایا کہ اپنی صحت تو خراب نہیں کرنی نا۔ کھانا ٹھیک طرح سے کھایا کرو۔

۶ تاریخ کی رات کو آپ کو کافی زیادہ گھبراہٹ رہی عام گھبراہٹ پر تو آپ اظہار ہی نہ کرتے تھے۔ لیکن اس رات خود بھی فرمایا کہ مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے۔ میرے قریب آجاؤ۔

۷ تاریخ کی شام جب خون میں شکر کی رپورٹ آئی تو وہ 120 mg% تھی، شام کے وقت انسولین کا ٹیکہ لگ چکا تھا، اس لیئے ڈاکٹر نوری صاحب نے مجھے کہا کہ رات کو حضورؒ کو GLUCOSE DROPS دے دیں۔ اس دن میں نے دوپہر کو کافی چاکلیٹ کھایا۔ TOBLER مجھے بہت اچھا لگا۔

میں نے حضورؒ سے کہا کہ یہ بہت مزے کا ہے۔ حضورؒ فرمانے لگے کہ ابھی تو ہم آپ کو اور بہت مزے مزے کے چاکلیٹ کھلائیں گے۔ رات کو جب ڈاکٹر صاحب نے میٹھا دینے کے لیئے کہا تو میرا دل چاہا کہ کیوں نہ آپ کو بھی چاکلیٹ ہی کھانے کے لیئے دے دوں۔ آپ سے پوچھا تو فرمایا ہاں ٹھیک ہے جاؤ پہلے نوری سے پوچھ لو۔ انہوں نے بھی کہا ٹھیک ہے اور پھر اس رات حضورؒ نے آخری چاکلیٹ کھایا TOBLER. میں نے اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دیئے۔ حضورؒ ایک ٹکڑا میرے منہ میں ڈالنے لگے میں نے کہا نہیں میں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہت کھایا ہے۔ موٹی ہو جاؤ گی۔ اُن دنوں LASIX دینے سے (اور ویسے بھی بیماری کی وجہ سے) آپ کا وزن کم ہو رہا تھا۔ اُس شام وزن لیا تو وہ پچھلے روز سے ایک پاؤنڈ کم تھا۔ مسکراتے ہوئے فرمانے لگے میرا وزن روزانہ ایک پاؤنڈ کم ہو گا اور تمہارا ایک پاؤنڈ زیادہ اور یوں آپ خود بھی آہستہ آہستہ وہ چاکلیٹ کھاتے رہے اور بیچ بیچ میں میرے منہ میں بھی ڈال دیتے۔ میں پاس ہی بیٹھ کر آپ کو دبا رہی تھی۔ ساتھ ساتھ بچپن میں یاد کیے ہوئے درثمین اور کلام محمود کے شعر بھی پڑھ رہی تھی۔ دباتے دباتے میں سمجھی کہ آپ سو چکے ہیں لیکن آپ پورے انہماک سے سن رہے تھے اور جب میں نے ایک لفظ صحیح ادا نہ کیا تو آپ نے اُس کا تلفظ درست فرمایا۔

الیس اللہ کی انگوٹھی

حضرت بانیٔ سلسلہ (اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں اُن پر) کی الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ والی انگوٹھی کے متعلق مجھ سے فرمایا کہ:۔

"دنیا جہان کی برکتیں اب اس انگوٹھی میں ہیں۔"

اور ایک روز جب ڈاکٹر نوری صاحب کمرے میں آئے تو آپ نے یہی فقرہ ان سے بھی کہا۔ انہی برکتوں سے مجھے حصہ دینے کے لئے آپ اکثر جب میں قریب ہوتی انگوٹھی کو میرے ساتھ مَس فرماتے اور ایسا بار بار ہوتا۔ اس علالت کے شروع میں جب آپ کا ای سی جی لینے لگے تو میں نے اس احتیاط کے خیال سے کہ ای سی جی میں غلط علامتیں نہ آجائیں آپ کے چاندی کے کف لنکس (CUFF LINKS) اتار دیئے۔ آپ نے اپنی یہی انگوٹھی بھی اتارنے کے لئے فرمایا۔ میں نے کہا۔ نہیں یہ رہنے دیں۔ اس پر آپ نے خود اپنے دست مبارک سے اسے اتار کر میری انگلی میں پہنا دی جسے میں نے بعد میں فوراً ہی دوبارہ آپ کے ہاتھ میں پہنا دیا۔

ربوہ کی یاد:

ربوہ کو حضور اس علالت میں برابر بہت یاد کرتے رہے۔ دو تین بار مجھ سے فرمایا:۔

"ہم ربوہ کب جائیں گے؟"

آخری روز بھی ربوہ کو یاد فرماتے رہے اور پھر شکار کا ذکر بھی فرمایا۔ اپنی علالت کے دوران حضور نے لقمان سے کہا کہ میری طرف سے دو بکرے بطور صدقہ ذبح کر دو اور پھر اگلے روز ان سے پوچھا کہ آیا بکرے ذبح کروا دیئے ہیں؟ انہوں نے ہاں میں جواب دیا تو فرمایا کہ مجھ سے چھری پہ ہاتھ کیوں نہیں لگوایا۔ (دعا کی غرض سے) لقمان نے غالباً آپ کی تکلیف کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسا نہ کیا۔

حضور کو منگل کے روز سے ذرا گھبراہٹ ہوئی تھی۔ ویسے ایک بار یہ بھی فرمایا کہ دنوں کا وہم نہ کرنا چاہیئے۔ ۸ رجون کی صبح منگل کا ہی دن تھا۔ اگلے دن عزیزہ شکری (حضور کی بیٹی صاحبزادی امۃ الشکور) ربوہ جا رہی تھیں۔ اپنی کچھ اشیاء لانے کے لئے۔ میں نے حضور کے کچھ کپڑے بھی انہیں لانے کے لئے کہا اور صبح حضور سے بھی اس کا ذکر کیا۔ آپ فرمانے لگے۔

"ایسے ہی سب کہہ رہے ہیں منگل، بدھ، منگل، بدھ۔ کوئی نہیں۔ آج ہفتہ۔ اتوار ہے۔"

میں مسکرا دی اور یہی سمجھی کہ بیمار ہونے کے باعث آپ ایسے فرما رہے ہیں اور آپ کو صحیح دن یاد نہیں رہا۔

آخری روز:

آخری روز دوپہر کے کھانے کے وقت آپ نے مجھ سے کافی باتیں کیں۔ آپ کے چہرے کا تاثر اور لہجہ مجھے کبھی نہیں بھول سکتا۔ جب آپ نے مجھ سے یہ فرمایا کہ

"اس بیماری کے پہلے چار دن میں نے اللہ تعالیٰ سے بہت باتیں کیں۔"

پھر فرمایا:۔

"دیکھو نا۔ ۷۳ سال اس نے مجھ پر اتنے انعامات اور اتنے فضل کئے۔ میں نے اس سے کہا کہ اگر اب تو مجھے بلانا چاہتا ہے تو میں راضی ہوں لیکن میں نے کچھ کام ایسے شروع کئے ہوئے ہیں جن کی تکمیل کے لئے مجھے ۱۰-۱۵ سال چاہئیں۔"

یہ بات سن کر میرے دل میں سخت رنج پیدا ہوا۔ میں نے اپنے آپ کو روکنا تو بہت چاہا لیکن رہا نہ گیا، آخر میں نے کہا۔

"آپ کو میرا خیال نہیں آیا۔"

فرمایا:۔

"کیوں نہیں آیا تمہارا خیال میں تمہیں بھی اپنے پاس بلا لوں گا تم نے یہاں رہ کر کیا کرنا ہے۔"

یہ سن کر میں ہنس پڑی اور کہا۔

"اچھا۔ پھر ٹھیک ہے۔"

شام کے وقت قریباً ۵ بجے سے ۶ بجے کے درمیان حضور لیٹے لیٹے دعا میں مشغول رہے۔ میں کسی کام کی غرض سے دو بار پلنگ کے قریب آئی تو اشارے سے مجھے بات کرنے سے منع فرمایا۔

بیماری میں زیادہ بات چیت سے حضور کو منع کر دیا گیا تھا۔ اگر آپ کو میں کبھی بات کرنے سے منع کرتی تو آپ مسکراتے ہوئے بچوں کی طرح منہ پر انگلی رکھ لیتے اور خاموش ہو جاتے۔

اس روز شام کے وقت آپ کافی دیر تک ڈاکٹر نوری صاحب اور ڈاکٹر مبشر صاحب سے باتیں کرتے رہے۔ مجھے خیال آیا کہ آپ کہیں تھک نہ جائیں۔ اس لئے میں نے ڈاکٹر مبشر صاحب سے آہستہ سے کہا کہ بہت دیر ہو گئی ہے۔ آپ کو باتیں کرتے ہوئے پوچھنے لگے "یہ کیا کہہ رہی ہیں؟" جب انہوں نے بتایا تو فرمایا "آج تو میرے چلنے کا دن تھا۔ (ڈاکٹری SCHEDULE کے مطابق اس دن انہیں چند قدم کمرے میں چلانے کے لئے کہا گیا تھا) مجھے باتیں کرنے دو۔"

رات کا کھانا اس رات آپ نے مجھے بھی کہا کہ تم بھی میرے ساتھ کھاؤ (اس کا ذکر میں پہلے کر چکی ہوں۔)

چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی دلچسپی لیتے۔ حضور کے ساتھ مجھے کبھی بھی اس بات کا احساس نہ ہوا کہ انسانی محبت کے جذبات میں آپ دوسروں سے مختلف ہیں بلکہ میں نے یہاں تک دیکھا کہ آپ ان جذبوں کا احساس اور خیال عام انسانوں سے زیادہ فرماتے۔ آخری روز میں بہت دنوں بعد اچھی طرح تیار ہوئی تو مجھے دیکھ کر فرمایا۔ "آج کوئی فنکشن ہے؟" میں نے جواب دیا نہیں۔ آپ مسکرائے اور خاموش رہے اور پھر میری قمیص کو چھو کر فرمایا "یہ وہی جوڑا ہے جو میں نے تمہیں تحفہ دیا تھا" میں نے کہا جی فرمایا بہت اچھا ہے اور پھر اس کے ساتھ میچنگ دوپٹے کے متعلق دریافت فرمایا جو کہ ابھی تک میں تیار نہ کر سکی تھی۔

عام دنوں میں حضور رات کو ۱۱ بجے بی بی سی سے خبریں سنا کرتے تھے۔ اس رات میاں انس احمد صاحب سے فرمایا کہ خبریں سنکر مجھے بتائیں۔ پھر آپ نے ان سے فاک لینڈ اور لبنان کے متعلق خبریں سنیں۔ اس وقت عزیزہ شکری اور عزیزہ فرحت آپ کو دبا رہی تھیں۔ اس روز آپ نے معمول سے زیادہ دیر تک انہیں کمرے میں ٹھہرائے رکھا اور باتیں فرماتے رہے ہلکا پھلکا مزاح بھی کرتے رہے مجھ سے پوچھا کہ بتاؤ خان صاحب (میرے والد صاحب) نے اپنے ہر بچے کو کیا کیا عادت دی ہے اور پھر مجھ سے سنتے رہے اور کہیں کہیں اپنے دلچسپ تبصرے کرتے رہے۔

قریباً پونے بارہ بجے آپ نے عزیزہ شکری اور عزیزہ نصرت کو رخصت کیا کیونکہ انہوں نے صبح ربوہ جانا تھا۔ ان کے جانے کے بعد پھر آپ مجھ سے باتیں کرتے رہے۔ اب آواز میں کمزوری آتی جا رہی تھی۔ میں نے سمجھا شاید نیند آنے کی وجہ سے آپ کی آواز مدھم ہو رہی ہے۔ میرا ہاتھ پکڑ کر آپ اپنے سینہ پر کچھ دیر ملتے رہے۔ شاید تکلیف کا کوئی احساس ہو رہا تھا۔ بارہ بجنے میں شاید دو چار ہی منٹ ہوں گے کہ آپ کروٹ لیتے ہوئے اور بات کرتے ہوئے اچانک رک گئے۔ میں نے آپ کے چہرے کی طرف دیکھا تو یہی کہا کہ "آپ مذاق کر رہے ہیں مجھے ڈرا رہے ہیں۔ لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ تو میں گھبرا گئی اور فوراً کمرے سے باہر جا کر ڈاکٹر بلوانے کے لئے کہا۔ واپس آکر آپ کو پھر دیکھا مجھے نبض محسوس نہ ہوئی۔ اتنے میں باقی سب ڈاکٹرز بھی آگئے اور پھر قریباً آدھے پونے گھنٹے تک ہر قسم کی کوششیں کرتے رہے۔

دل کی حرکت کو بحال کرنے کے لئے ELECTRIC SHOCKS کئی بار دیئے گئے۔ شروع میں چند مرتبہ تو ایسا ہوا کہ دل کی حرکت چند لمحوں کے لئے نارمل ہو جاتی لیکن پھر فوراً ہی VENTICULAR FIBRILATIONS شروع ہو جاتیں (اسی اثناء میں مختلف دواؤں کے ٹیکے BICARBONATE SOLUCORTEF اور ADRENLINE وغیرہ اور آکسیجن بھی دی جاتی رہی۔ لیکن پھر ہر چیز کا اثر ہونا بند ہو گیا۔

الٰہی تقدیر کے سامنے سب بے بس تھے پونے ایک بجے کے قریب ڈاکٹروں نے حضور کی وفات کی خبر باہر دے دی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

خدا تعالیٰ کی حکمتوں کو سمجھنے سے تو میرا دماغ قاصر ہے لیکن دل اس کی رضا پر راضی ہے اور یہ بھی صرف اس کے فضل سے ہی ہے۔

درخواستِ دُعا

بھائی برادرم مکرم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب ناصر آباد ربوہ ہفتہ عشرہ سے بعارضہ جگر و دیگر عوارض بیمار ہیں۔ احباب سے انکے لئے درخواست دعا ہے۔

(حمید الدین۔ ناصر آباد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمایاں کامیابی

مجلس اطفال الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد کے حلقہ کے سعود آباد کے منتظم اطفال عزیزم محمد احمد ابن مکرم محمد اسلم صاحب شاکر نے امسال مڈل سٹینڈرڈ امتحان ۱۹۸۴ء میں (۶۵٪) نمبر حاصل کر کے ضلع فیصل آباد کے مردانہ سکولوں میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ عزیز موصوف نے گورنمنٹ کمپری ہنسو ہائی سکول سمن آباد فیصل آباد کی طرف سے امتحان دیا اور سکول کا نام روشن کیا

عزیزم محمد احمد تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے۔ نمازوں اور دیگر شعائر کی پابندی ضروری سمجھتا ہے۔ بیت الحمد سے دوری کے باوجود نماز باجماعت میں شامل ہوتا ہے۔ تلاوت قرآن کریم کے مجلس کے مقابلہ جات میں اکثر نمایاں پوزیشن حاصل کرتا رہا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو یہ اعزاز مبارک کرے۔ اور آئندہ بھی اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے۔ والدین کے لئے اور مجلس کے لئے سود مند بنائے۔ آمین۔ (بشیر حسین تنویر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد)

تحریک جدید اور لجنات

۲۹ رمضان المبارک کو سو فیصد چندہ دہندگان تحریک جدید کی دعائیہ فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ امید ہے لجنات اس طرف توجہ دی رہی ہوں گی، اور کوشش کریں گی کہ ان کا چندہ تحریک جدید سو فیصد ادا ہو جائے۔

۲۷ جون تک سو فیصد چندہ دہندگان کی فہرست دفتر وکیل المال اوّل میں پہنچ جانی چاہیئے۔

(سیکرٹری تحریک جدید لجنہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

- مکرم مولوی مبارک احمد صاحب طور زعیم انصاراللہ احمد نگر بائیں ٹانگ میں درد کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔
(طارق احمد ظفر بلوچ۔ احمد نگر)
- خاکسار عرصہ ۵ سال سے ایک حادثہ کا شکار ہو کر چلنے پھرنے سے معذور اور بیکار ہو چکا ہے۔ طویل عرصہ سے بستر علالت پر پڑے رہنے کی وجہ سے مختلف عوارض نے بھی گھیر رکھا ہے۔ بیساکھیوں کے سہارے چل پھر لیتا ہوں۔
(شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی منڈی مریدکے)
- میری بہو خالدہ منور اور نواسی عمر ۲½ ماہ بیمار ہیں۔
(میاں خیر محمد احمدی۔ ڈیرہ جی خان)
- میرے والد صاحب مکرم ملک عبدالمالک خان صاحب معدہ میں السر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ نیز والدہ صاحبہ بھی جوڑوں میں درد اور دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔
(عبدالرب۔ لاہور)
- خاکسار کے والد صاحب کی نظر بالکل بند ہو گئی ہے۔
(مشتاق احمد ناصر۔ کوٹری)
- میری بڑی بہو محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ منور احمد اعوان کا آپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔
(مولوی عبدالرزاق۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)
- خاکسار اپنے لئے اور اہل خانہ اور بچے کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔
(مقصود احمد طاہر۔ دارالبرکات ربوہ)
- مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں۔
(ملک منیر احمد۔ چھنیاں ربوہ)
- مکرم رفیق احمد صاحب ناصر ایک لمبے عرصہ سے سخت علیل ہیں۔
(داؤد احمد کاہلوں۔ دارالعلوم ربوہ)
- عزیزم اعجاز احمد دماغی عارضہ میں مبتلا ہے۔
(محمد مالک باجوہ۔ چک ۳۰/۳۴ بہاولنگر)

(احباب ان سب کے لئے دعائیں کریں)

• الفضل میں اشتہار دیکر
• اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر)

دعائے مغفرت

- میری پیاری امی جان محترمہ محمودہ خاتون مالیر کوٹلوی، سابق صدر محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ ہفتہ عشرہ بیمار رہ کر ۸ رمضان بروز جمعۃ المبارک وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ نہایت مخلص احمدی اور سلسلہ کی فدائی خاتون تھیں۔ جماعت کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ امی جان نے اپنی اولاد کی تربیت خالص دینی ماحول میں کی۔ بلکہ اولاد کی اولاد کی تربیت میں بھی امی جان کا خاصا ہاتھ تھا۔ مالیر کوٹلہ، قادیان اور پھر ربوہ آ کر عورتوں، بچوں کی ایک کثیر تعداد کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھایا۔ قرآن کریم سے بے حد عشق تھا۔ قرآن کریم کی تفسیر و ترجمہ پر خاصا عبور حاصل تھا۔ تلاوت نہایت خوش الحانی سے کرتی تھیں۔ جتنا عرصہ صدر محلہ رہیں۔ رمضان المبارک میں درس قرآن کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ بہنیں بڑی تعداد میں ذوق و شوق سے شرکت کرتیں۔

بڑی باہمت، دلیر، راست باز خاتون تھیں۔ غرباء کی مدد اس طور پر کرتیں کہ دوسرے ہاتھ کو پتہ نہ چلتا۔ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا بڑا خیال رکھتیں بلکہ اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ حقوق العباد ادا کرنے کی نصیحت فرماتیں۔ بڑی علم دوست تھیں۔ کتب بینی کا شوق آخری دم تک رہا۔ کتب حضرت اقدس اور تفسیر کبیر کو کئی کئی دفعہ پڑھتیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں اور تین بیٹیوں سے نوازا۔ ان کے بڑے بیٹے مکرم پروفیسر مسعود احمد عاطف صاحب دوسرے عزیزم حمید احمد اختر المنار دواخانہ اور تیسرے عزیزم سعید احمد اختر ایم۔ اے ایل ایس لاہور میں ہیں۔

مرحومہ والدہ صاحبہ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اسی رات بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ انہوں نے اپنے چھ بچوں کے علاوہ بہت سے پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں اور پڑنواسیاں بھی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ والدہ محترمہ کے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند فرماتا چلا جائے اور اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔

(مسعود اختر بیگم حاجی جنود اللہ سرگودھا)

- میرے والد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کاہلوں آف چک نمبر ۱۴۵۔ ۱۰۔ آر جہانیاں ضلع ملتان (حال دارالصدر غربی الف۔ ربوہ) مورخہ ۱۱ جون ۱۹۸۴ء چند دن بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیٹے چھ بیٹیاں اور ایک غمزدہ بیوہ چھوڑی ہیں۔ تمام اولاد شادی شدہ ہے۔ قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد شفیق احمد چوہدری دارالصدر غربی۔ ربوہ)

مکرم حکیم مولوی خورشید احمد صاحب سیکرٹری مال و زعیم انصاراللہ ۲۵ سٹیمالی خورد ضلع شیخوپورہ مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۸۴ء بروز بدھ بوقت پونے دس بجے صبح شیخوپورہ میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم کی نماز جنازہ اسی دن بعد نماز مغرب ۲۵ سٹیمالی خورد میں ادا کی گئی اور بعد میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار اور بااخلاق تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک لڑکا اور چار لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں سے دو لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ نیز اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین!

(رائے عبدالقدیر شیخوپورہ)

پیارے بچو!

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی میں زیادہ سے زیادہ شریک ہوں اور معیاری اور خوشخط مقالے لکھ کر یکم جولائی ۱۹۸۴ء سے قبل مرکز میں ارسال فرمائیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

عایذاً من شرورھا ودواھیھا لیدخلھم فی زمرۃ المحفوظین۔ (کرامات الصادقین صفحہ ۲۰ طبع اول)

ترجمہ: بندہ حقیقت ایمان تک نہیں پہنچتا جب تک کہ حقیقت اخلاص کو نہ پالے اور اس پر قائم نہ ہو جائے اور کوئی مخلص نہیں ہوتا جب تک کہ روئے زمین پر کوئی ایسی چیز ہو جس پر اسے بھروسہ ہو اور وہ اس سے ڈرتا ہو یا اس کو اپنے مددگاروں میں سے خیال کرتا ہو اور کوئی نفس کی شرارتوں سے نجات نہیں پاتا جب تک کہ اللہ اس کے اخلاص کو قبول نہ کرے اور اس کو اپنے فضل اور طاقت اور قوت سے نہ بچاوے اور روحانی شراب اس کو نہ چکھاوے کیونکہ نفس خبیث ہے اور انتہا درجہ کی خباثت رکھتا ہے اور گری ہوئی اور ردی اور گمراہ کن خواہشیں اس سے پیدا ہوتی ہیں۔ پس اللہ نے اپنے بندوں کو سکھایا کہ وہ اس کی طرف بھاگیں۔ دعا کے ساتھ نفس کی شرارتوں سے پناہ مانگتے ہوئے تاکہ وہ انہیں محفوظین کے زمرے میں شامل کرے۔

اس سے ظاہر ہے کہ حقیقت ایمان متحقق ہوتی ہے اخلاص سے۔ جس میں اخلاص نہیں اور خدا کی طرف دوڑنے کی رغبت نہیں اس نے ایمان کی حقیقت کو پایا ہی نہیں۔ ایسا شخص نفسانی خواہشات کے چنگل میں پھنس کر ایمان کا مدعی ہونے کے باوجود ایمان گنوا بیٹھتا ہے۔ پس اصل چیز اخلاص ہے۔ اسی سے ایمان میں پختگی اور جلا پیدا ہوتی ہے اور انسان نفسانی خواہشات کے چنگل سے آزاد ہو کر بے اختیار خدا کی طرف دوڑتا ہے اور خدا کی پناہ اور حفاظت میں آجاتا ہے۔ مامورین الٰہی ایمان لانے والوں کو اخلاص کی دولت سے مالا مال کر دکھاتے تھے اور اسی کی بدولت ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا ہوتا تھا اور ہوتا ہے۔

شکریہ احباب

والد صاحب محترم قریشی عبدالرحمٰن (سابق) امیر جماعت ہائے ضلع سکھر، شکارپور و جیکب آباد (سندھ) کی وفات پر افراد خاندان حضرت اقدس، وکلاء تحریک جدید اور ناظر صاحبان صدر انجمن و دیگر احباب جماعت و بہنوں نے باوجود نامساعد حالات کے گھر پر آکر تعزیت کی اور ہمدردی کا اظہار کیا۔ اسی طرح بیرون ملک و پاکستان سے کئی دوستوں نے بذریعہ خطوط تعزیت کی۔ ان سب کو فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے۔ اس لیے اس نوٹ کے ذریعہ میں اور میرے بھائی بہن ان تمام احباب کے ممنون ہیں، جنہوں نے اس موقعہ پر ہم سے ہمدردی کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزا دے اور اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

احباب سے ایک دفعہ پھر درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والد محترم کے درجات بلند فرمائے۔ انکی قربانی کو جو انہوں نے احمدیت کی خاطر دی قبول فرمائے، ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور احمدیت کی خاطر ہر قربانی پیش کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ (قریشی مبارک احمد مربی سلسلہ)

ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی امتحان

۱۳ جولائی ۱۹۸۴ء بروز جمعہ ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی امتحان ہوگا (انشاء اللہ) پرچے ضلعوں کے تمام مجالس کو ارسال کر دیئے جائیں گے۔ ناصرات تیاری مکمل کر لیں۔

(سیکرٹری ناصرات مرکزیہ)

موسم گرما کی تعطیلات اور وقف عارضی

پروفیسرز، اساتذہ اور طلبہ کیلئے خدمت دین کا سنہری موقعہ

قدرت ثانیہ کے مظہر سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آرہی ہیں۔ وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں۔ ان کا علم بڑھے گا۔ وہاں کے لوگوں کے لیے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی۔ اور نوجوان ان کے لیے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہوگا۔"

آج کل اکثر سکول اور کالج موسم گرما کی تعطیلات کی وجہ سے بند ہیں۔ پروفیسر صاحبان، لیکچرار حضرات، اساتذہ کرام اور طلبہ سے گزارش ہے کہ وہ اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کم از کم پندرہ دن خدمت دین کے لیے اپنے رب کے حضور پیش فرمائیں۔ اور وقف عارضی کی مبارک تحریک پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے اپنے فارم پُر کر کے جلد از جلد دفتر ہذا کو بھجوائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور بہتر سے بہتر رنگ میں خدمت دین کی توفیق بخشے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن) (ربوہ)

دعاء نعم البدل

میری بہن مبارکہ سیدہ بیگم سید خلیل احمد صاحب کراچی کو اللہ تعالیٰ نے شادی کے آٹھ سال بعد ۸ جون کو بیٹی عطا فرمائی تھی جو ۶ دن زندہ رہ کر ۱۴ جون بروز جمعرات بقضائے الٰہی وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! بچی کی وفات کا والدین اور تمام اہل خانہ پر گہرا اثر ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ غمزدہ والدین اور تمام اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے، اور والدین کو نعم البدل سے نوازے۔ آمین!

(رافعہ سید، بشریٰ سید بنت سید احمد علی صاحب ربوہ)

الفضل نہ ملنے کی شکایات

امراء و صدر صاحبان متوجہ ہوں

جملہ امراء صاحبان اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ بعض مقامات سے الفضل اخبار کے نہ ملنے کی شکایات موصول ہو رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے بقیہ مقامات پر بھی الفضل کے پہنچنے سے متعلق تشویش ہے۔ اس لیے امراء کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ کرم اپنی جماعتوں میں یہ اعلان کروا دیں کہ جن احباب کو اخبار الفضل نہیں مل رہا وہ دفتر الفضل سے رابطہ پیدا کریں تاکہ اس کا کوئی حل نکالا جا سکے۔

۲- امراء کرام کی خدمت میں یہ بھی درخواست ہے کہ اگر ان کے حلقہ جات میں پرچہ تسلی بخش طور پر نہیں مل رہا تو اس بارہ میں اپنی تجویز سے بھی آگاہ فرمائیں کہ اس مشکل کے حل کے لیے کیا صورت اختیار کی جا سکتی ہے۔

(مینیجر الفضل)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے

چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ازراہ کرم فوری طور پر ادا فرما دیجئے! (ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ اُن کی دعائیں قبول کرتا ہے جنہیں خدا پر کامل ایمان اور یقین ہو

جب خدا تعالیٰ انسانوں کی دعائیں سنتا ہے تو انہیں بھی چاہیئے کہ وہ ایسے بن جائیں کہ ان کی دعائیں قبول ہوں:

قسط ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ سورۃ بقرہ کی آیت ۱۸۷ کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:۔

"پھر فرماتا ہے۔ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي تم جب میں تمہاری باتیں سنتا ہوں اور تمہاری دعائیں قبول کرتا ہوں تو تمہیں بھی ایسا بن جانا چاہیئے کہ تمہاری دعائیں قبول ہوں۔ یہ مت خیال کرو کہ میں ہر ایک دعا کو سنتا ہوں۔ میرے احکام کے خلاف جو دعائیں ہوں گی یا میرے مقرر کردہ فرائض کے خلاف ہونگی یا اخلاقی نظام کے خلاف ہوں گی۔ میں انہیں کیسے سُن سکتا ہوں۔ کیا میں انہیں قبول کرکے اپنے رسول کو ہلاک کردوں۔ یا کیا میں انہیں قبول کرکے اخلاقی نظام کو توڑ ڈالوں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری دعائیں بھی سُنی جائیں تو چاہیئے کہ تمہاری دعا میرے نظام کے خلاف نہ ہو۔ تمہاری دعا دین کے خلاف نہ ہو۔ تمہاری دعا اخلاقی نظام کے خلاف نہ ہو.....

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَالْيُؤْمِنُوا بِي۔ اگر میں نے کہا ہے کہ میں پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں تو اس سے یہ نہ سمجھ لینا کہ میں ہر ایک پکار کو سُن لیتا ہوں۔ جس پکار کو میں سنتا ہوں اس کے لئے دو شرطیں ہیں۔ اوّل میں اس کی پکار کو سنتا ہوں جو میری بھی سُنے۔ (۲) میں اس کی پکار سنتا ہوں جسے مجھ پر یقین ہو مجھ پر بدظنی نہ ہو۔ اگر دعا کرنے والے کو میری صفتوں اور قوتوں پر یقین ہی نہیں تو میں اس کی پکار کو کیوں سنوں؟ پس قبولیتِ دعا کے لئے دو شرطیں ہیں جس دعا میں یہ دو شرطیں پائی جائیں گی وہی قبول ہوگی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہاں الداع فرمایا ہے جس کے معنے ہیں ایک خاص دعا کرنے والا اور اس کے آگے وہ شرائط بتادیں جو الداع میں پائی جاتی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ وہ میری سنے اور مجھ پر یقین رکھے۔ یعنی وہ دعا میرے مقرر کردہ اصولوں کے مطابق ہو۔ جائز ہو ناجائز نہ ہو۔ اخلاق کے مطابق ہو۔ سنت کے مطابق ہو۔ اگر کوئی شخص ایسی دعائیں کرے گا تو میں بھی اس کی دعاؤں کو سنوں گا.....

پس فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَالْيُؤْمِنُوا بِي میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ تمہیں چاہیئے کہ تم میری باتیں مانو اور مجھ پر یقین رکھو۔ اگر تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے تو میں تمہاری دعا کیسے سُن سکتا ہوں۔ پس قبولیت دعا کے لئے دو شرطیں ہیں اوّل فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي تم میری باتیں مانو۔ (۲) وَالْيُؤْمِنُوا بِي۔ اور مجھ پر یقین رکھو۔ جو لوگ ان شرائط کو پورا نہیں کرتے وہ دیندار نہیں۔ وہ میرے احکام پر نہیں چلتے اس لئے میں بھی یہ وعدہ نہیں کرتا کہ میں ان کی ہر دعا سنوں گا۔ بیشک میں ان کی دعاؤں کو بھی سنتا ہوں مگر اس قانون کے ماتحت ان کی ہر دعا کو نہیں سنتا۔ لیکن جو شخص اس قانون پر چلتا ہے اور پھر دعائیں بھی کرتا ہے میں اس کی ہر دعا کو سنتا ہوں۔"

(تفسیر سورہ بقرہ آیت ۱۸۷ صفحہ ۴۰۵-۴۰۶)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

الفضل کی اشاعت ۱۵، ۲۰ ہزار تک پہنچائیے!

حضور ایدہ اللہ کی آرزو

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش یہ ہے کہ "الفضل" کی اشاعت صرف دس ہزار نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر ۱۵-۲۰ ہزار تک جا پہنچے ——— آپ اپنے آقا کی آرزو پوری کرنے کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ اپنا دل ٹٹولیئے! (منیجر الفضل ربوہ)

لیڈیز پرس
کی عمدہ ورائٹی ہمارے ہاں دستیاب
ہے
پروپرائٹر:۔ نعیم احمد کھوکھر

نعیم جنرل سٹور
مین بازار شیخوپورہ

مردانہ، زنانہ، بچگانہ دیدہ زیب ملبوسات کا معیاری مرکز
علی گارمنٹس
ہمارے ہاں بچوں کے دیدہ زیب خوشنما ڈیزائنوں میں
ARMOUR, FITRITE, LEVIS, WHITECAT
کے سوٹ دستیاب ہیں
نیز:۔ سندھی چادریں نت نئے ڈیزائنوں میں دستیاب ہیں:۔
علی گارمنٹس
پروپرائٹر محمد اشفاق:۔ گولبازار۔ ربوہ

Wrangler
Leedis
کے ملبوسات
مختلف ڈیزائنوں و دیدہ زیب رنگوں میں حاصل کرنے کے لئے دوکان پر تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیں
شکریہ!
پک اینڈ پے شاپنگ سنٹر
Pick & Pay
کالج روڈ۔ ربوہ:

داخلہ شروع ہے!
الیکٹریشن اور ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ
ٹریڈز میں داخلہ شروع ہے۔ کلاسز ۷ جولائی سے شروع ہوں گی۔ امتحان پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ بس کارڈ بھی بنوا کر دیا جاتا ہے۔
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ